Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 03, July - September 2026, **PP**: 221-229
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

تفسیر ابن کثیر اور تفسیر تدبرِ قرآن کی روشنی میں سورۃ النور کی آیات 58 تا 61 میں مذکور معاشرتی آداب کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Study of the Social Etiquettes Mentioned in Verses 58–61 of Sūrah An-Nūr in the Light of Tafsīr Ibn Kathīr and Tafsīr Tadabbur-e Qur'ān

1. Dr. Muhammad Noman numanm964@gmail.com	*Assistant Professor,* *Department of Islamic & Arabic Studies,* *University of Swat.*
2. Nida Bibi *(Corresponding Author)* nidasharif10@gmail.com	*BS Islamic Studies,* *Department of Islamic & Arabic Studies,* *University of Swat.*
3. Naghma Bibi naghmabibicharbagh74@gmail.com	*BS Islamic Studies,* *Department of Islamic & Arabic Studies,* *University of Swat.*

How to Cite:	Dr. Muhammad Noman, Nida Bibi and Naghma Bibi. 2026: "A Comparative Study of the Social Etiquettes Mentioned in Verses 58–61 of Sūrah An-Nūr in the Light of Tafsīr Ibn Kathīr and Tafsīr Tadabbur-e-Qur'ān". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (03): 221-229.
Article History:	**Received**: 14-07-2026 / **Accepted**: 18-08-2026 / **Published**: 12-09-2026
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

تفسیر ابن کثیر اور تفسیر تدبرِ قرآن کی روشنی میں سورۃ النور کی آیات 58 تا 61 میں مذکور معاشرتی آداب کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Study of the Social Etiquettes Mentioned in Verses 58–61 of Sūrah An-Nūr in the Light of Tafsīr Ibn Kathīr and Tafsīr Tadabbur-e Qur'ān

1. **Dr. Muhammad Noman**
Assistant Professor, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.
numanm964@gmail.com

2. **Nida Bibi,** *(Corresponding Author)*
BS Islamic Studies, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.
nidasharif10@gmail.com

3. **Naghma Bibi**
BS Islamic Studies, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.
naghmabibicharbagh74@gmail.com

Abstract

Islam is a comprehensive way of life that provides guidance for all dimensions of human existence, including individual, family, social, moral, and spiritual life. The Qur'ān not only emphasizes worship and individual character but also establishes social principles and etiquettes essential for a pure, balanced, and civilized society. Sūrah An-Nūr, particularly verses 58–61, presents important guidelines concerning privacy, permission-seeking, modesty, mutual respect, and social interaction. These verses instruct children and dependents to seek permission during specific private times and guide adults regarding permission and greetings when entering homes. They also provide ease in certain social circumstances by removing unnecessary hardship. This article presents a comparative study of the social etiquettes mentioned in verses 58–61 of Sūrah An-Nūr in the light of Tafsīr Ibn Kathīr and Tafsīr Tadabbur-e Qur'ān. Tafsīr Ibn Kathīr represents the traditional exegetical approach, drawing upon the Qur'ān, Prophetic traditions, statements of the Companions and Successors, and other transmitted reports. In contrast, Tafsīr Tadabbur-e Qur'ān emphasizes Qur'ānic coherence, context, interrelationship among verses, literary style, and the overall message of the Qur'ān. The study highlights the similarities and differences between these two exegetical approaches and examines the contemporary relevance of these Qur'ānic guidelines for promoting modesty, privacy, mutual respect, and a balanced social life.

Keywords: *Social Etiquettes, Sūrah An-Nūr, Tafsīr Ibn Kathīr, Tafsīr Tadabbur-e Qur'ān, Qur'anic Guidance, Privacy, Modesty.*

تمہید

اسلام ایک جامع اور مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے انفرادی، خاندانی، معاشرتی، اخلاقی اور روحانی تمام پہلوؤں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید نے جہاں عبادات اور انفرادی کردار کی اصلاح پر زور دیا ہے، وہیں ایک پاکیزہ، مہذب اور متوازن معاشرے کے قیام کے لیے متعدد معاشرتی اصول و آداب بھی بیان کیے ہیں۔ اسلامی معاشرت کی بنیادی خصوصیات میں حیا،

پاکیزگی، باہمی احترام، نجی زندگی کا تحفظ، حقوق کی رعایت، حسن سلوک اور معاشرتی ذمہ داری شامل ہیں۔ یہی اصول ایک مضبوط خاندانی نظام اور صالح معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ سورۃ النور قرآن مجید کی ان اہم سورتوں میں سے ہے جس میں معاشرتی اور اخلاقی زندگی سے متعلق نہایت جامع ہدایات بیان ہوئی ہیں۔ خصوصاً آیات 58 تا 61 میں گھریلو اور معاشرتی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق اہم آداب ذکر کیے گئے ہیں۔ ان آیات میں بچوں اور زیر دست افراد کو مخصوص نجی اوقات میں گھر کے بڑوں سے اجازت لینے کی تعلیم دی گئی ہے، تاکہ گھر کے افراد کی خلوت اور نجی زندگی کا احترام برقرار رہے۔ اسی طرح بالغ افراد کے لیے بھی باہمی ملاقات اور گھروں میں داخلے کے حوالے سے طلب اذن اور سلام کے آداب کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ ان آیات میں بعض ایسے معاشرتی حالات کا بھی ذکر ہے جن میں عمومی حرج اور دشواری کو دور کرتے ہوئے آسانی اور سہولت فراہم کی گئی ہے۔ یوں یہ آیات اسلامی معاشرت میں حیا، ستر، اجازت، احترام خلوت اور باہمی تعلقات کے بنیادی اصولوں کو واضح کرتی ہیں۔ اس مقالہ میں سورۃ النور کی آیات 58 تا 61 میں ذکر کردہ معاشرتی آداب کا تفسیر ابن کثیر اور تفسیر تدبرِ قرآن کی روشنی میں تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ تفسیر ابن کثیر ماثور تفسیری منہج کی نمائندہ تفسیر ہے، جس میں قرآن مجید کی تفسیر قرآن، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ و تابعین اور دیگر آثار کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اس کے مقابلے میں تفسیر تدبرِ قرآن میں قرآن کے نظم، سیاق و سباق، آیات کے باہمی ربط، اسلوب بیان اور قرآن کے مجموعی پیغام کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ دونوں تفاسیر اپنے اپنے منہج کے اعتبار سے ان آیات کے مفاہیم، احکام اور معاشرتی حکمتوں کو سمجھنے میں اہم رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اس تقابلی مطالعے کا مقصد دونوں تفاسیر کے منہج تفسیر، مشترکہ نکات اور نمایاں امتیازات کو واضح کرنا اور عصر حاضر کے معاشرتی تناظر میں ان قرآنی ہدایات کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

معاشرتی آداب کا تعارف واہمیت

لفظ انسان "اُنس" سے نکلا ہوا ہے۔ جس کا معنٰی ہے "مانوس" یعنی انسان کا معنٰی ہوا "مانوس ہونے والا"۔ انسان کو ہمیشہ دوسرے انسان کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان کا فطرت ہی یہی ہے کہ وہ مل جُل کر رہنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ یہی میل میلاپ سے ایک انسان کی ضرورت دوسرے انسان سے پوری ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ دو یا زیادہ افراد مل کر ایک گروہ بناتا ہے، اور پھر یہی گروہ مل کر ایک معاشرہ بناتے ہیں۔[1]

انسانی معاشرہ سے مراد وہ قواعد واُصول، طور طریقہ ہے جس کے ذریعہ انسانوں کے درمیان تعلقات استوار ہوتے ہیں۔ یعنی جب ایک جگہ کے لوگوں کے عادات، اُصول وضوابط، رسم ورواج، رہن سہن، عقائد وعبادات، تصورات وخیالات میں ہم آہنگی ہو تو اسے "معاشرہ" تصور کیا جاتا ہے۔ البتہ آپس کے معاملات و تعلقات اور میل میلاپ کا کچھ آداب واصول اسلام نے فراہم کی ہے۔ اس پر چل کر معاشرہ ایک مہذب اور امن وامان کا گہوارہ بن سکتا ہے۔[2]

سورۃ النور، آیات نمبر: 58، 59: عزیز و اقارب، بچوں اور غلاموں کو طلب اذن کی تاکید

مذکورہ آیات میں بچوں، غلاموں، رشتہ داروں وغیرہ کو حکم دیا جارہا ہے کہ مخصوص اوقات میں بچوں اور غلاموں کو کسی کے ہاں داخل ہونے کی اجازت لینی چاہیئے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ

لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ"[3]

اے ایمان والو! تم سے تمہاری ملکیت کے غلاموں کو اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں، اپنے آنے کی تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے، نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ تینوں اوقات تمہاری خلوت اور پردے کے ہیں، ان وقتوں کے ماسوا نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر، تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو ہی، اللہ تعالیٰ یوں ہی کھول کھول کر اپنے احکام تم سے بیان فرما رہا ہے اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے۔ تم میں سے بچے بھی جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان سے پہلے بڑے لوگ اجازت مانگ لیا کرتے ہیں، انہیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیئے، اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے، اللہ ہی علم و حکمت والا ہے۔

مذکورہ آیات کی توضیح: تفسیر ابن کثیر کے تناظر میں

تفسیر ابن کثیر نے ان آیات کے نزول کے بارے میں بیان کیا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک دن ایک انصاری نے نبی مہربان ﷺ کیلئے کچھ کھانا تیار کیا، یا کچھ لوگ بغیر اجازت لئے ان کے گھر میں داخل ہوئے۔ حضرت اسماء نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ یہ تو بہت بری بات ہے کیا یہ ممکن ہے کہ غلام بغیر اجازت کے گھر میں داخل ہو جائے اور میاں بیوی ایک ہی کپڑے میں ہوں۔ پس یہ آیات نازل ہوئی۔

تفسیر ابن کثیر کے مطابق پہلے ذکر کئے گئے احکام پرائے لوگوں کیلئے تھے۔ اب اس آیت میں مذکور احکام عزیز و اقارب کیلئے ہیں کہ مذکور اوقات میں کسی کے پاس جانے اور خاص طور پر شادی شدہ لوگوں کے پاس جانے سے پہلے اجازت درکار ہونی چاہیئے کیونکہ یہ تینوں اوقات آرام کرنے، سونے اور بے تکلفی کے ہوتے ہیں۔ آیت میں مخاطب غلام، لونڈی، باندی، نابالغ بچے ہیں، کیونکہ ان کا گھر میں آنا جانا زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح تفسیر ابن کثیر کے مطابق اس ہدایت پر عمل کرنا اس طرح چھوڑ دیا گیا ہے جیسے یہ حکم منسوخ ہو گیا ہو اور اس پر عمل نہ کرنے کی بڑی وجہ کشادگی و مالداری ہے۔ پہلے مسلمان لوگوں میں اتنی فراخی نہیں تھے کہ وہ اپنے گھر پر دروازے لگا دیں یا اس پر پردہ لگائے یا الگ الگ کمروں کا انتظام کریں۔ لیکن اب مسلمان مالی طور پر بہت خوشحال ہے ان کے گھروں پر دروازے بھی ہے، پردے بھی اور الگ الگ کمرے بھی، تو یہ لوگ محفوظ ہو کر اس حکم کے تعمیل میں سستی دکھا رہے ہیں۔ البتہ معاشرے میں فحاشی و بے حیائی روکنے اور بچوں کے تربیت کرنے کیلئے اس پر عمل کرنا ناگزیر ہے۔ اس لئے آیت کے آخری حصہ میں اس بات کی یاد دہانی ہے کہ جب بچے جوان ہو جائے تو ان کو بھی یہ ہدایات و آداب سکھائیں۔[4]

مذکورہ آیات کی توضیح: تفسیر تدبرِ قرآن کے تناظر میں

تفسیر تدبرِ قرآن کے مطابق یہ آیات سابقہ ذکر کی گئی آیات میں اُس پیغام کا تسلسل ہے، جو بتدریج نازل ہوئے تاکہ لوگوں پر گراں نہ گزرے۔ ان کے نزدیک آیت میں ذکر تین اوقات آرام اور بے تکلفی کے ہیں اس لئے بچوں، غلاموں کو نہ جانے یا اجازت کی تاکید کی ہے تاکہ بے حیائی کو فروغ نہ ملے۔ اسی طرح ان کے نزدیک یہ آیات لوگوں کے تربیت و اصلاح کے لئے نازل کی گئی ہے۔[5]

تقابلی جائزہ

اتفاقی نکات:

- دونوں تفاسیر میں آیات کی تفہیم و تشریح تقریباً ایک طرح کی ہے۔

- دونوں نے مخصوص تین اوقات میں اجازت طلب کرنے کی تاکید کی ہے۔
- دونوں نے اس احکام و آداب کو معاشرے کی ترتیب و اصلاح کا ضامن قرار دیا ہے۔

اختلافی نکات:

- تفسیر ابن کثیر کے مطابق ان آیات میں مخاطب بچے اور غلام ہیں، لیکن ان کے نزدیک یہ حکم عام ہے۔ جبکہ تفسیر تدبرِ قرآن میں یہ حکم غلام، بچوں کیلئے ہیں، کیونکہ ان کا گھر میں زیادہ آنا جانا لگا رہتا ہے۔
- تفسیر ابن کثیر نے ان آیات کے مفہوم کو واضح کر کے اس کے شان نزول پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ جبکہ تفسیر تدبرِ قرآن میں صرف مفہوم کو واضح کیا ہے۔

سورۃ النور، آیت نمبر:60: بوڑھی عورتوں کو پردے کی رعایت

سورۃ النور کی ابتدائی آیات میں عورتوں کو پردے کی تلقین کی گئی تھی۔ آیت نمبر 60 اس باب میں بوڑھی عورتوں کو کچھ رعایت دیتی ہے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ"[6]

بوڑھی بڑی عورتیں جنہیں نکاح کی اُمید و خواہش ہی نہ رہی ہو، وہ اگر اپنے کپڑے اُتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں، لیکن تاہم اگر اس سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لئے بہت افضل ہے، اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

مذکورہ آیت کی توضیح: تفسیر ابن کثیر کے تناظر میں

تفسیر ابن کثیر کے مطابق یہ آیت سورۃ النور کی آیت نمبر 31 سے مستثنیٰ ہے، کہ ایسی عورتیں جو عمر رسیدہ ہوں، بناؤ سنگھار اور زیب و زینت کی خواہشمند نہ ہوں اور نہ مردوں کی طرف مائل ہوں، تو ایسی عورتوں کو رعایت دی ہے کہ وہ اپنے دوپٹہ کے اُوپر بڑی چادر اگر نہ پہنیں تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ آخر میں اس بات کے طرف یاددہانی کی ہے کہ خیر اسی میں ہے کہ وہ احتیاط ہی کریں۔ ان کے نزدیک " أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنّ"[7] سے مراد بھی دوپٹے کے اوپر چادر ہی ہے۔[8]

مذکورہ آیت کی توضیح: تفسیر تدبرِ قرآن کے تناظر میں

تفسیر تدبرِ قرآن کے مطابق یہ آیت توضیحی آیات میں سے ہیں۔ پچھلے ذکرِ عام سے بوڑھی عورتوں کو مستثنیٰ کیا ہے کہ وہ بوڑھی عورتیں جو اَب نکاح کی خواہشمند نہ ہوں اور عمر رسیدہ ہوگئی ہوں ان کو یہ رعایت دی ہے کہ وہ پردے کی چادر وغیرہ اُتار رکھیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس تفسیر میں یہ یاددہانی ہے کہ افضل یہی ہے کہ احتیاط ہی کریں کیونکہ اس میں فتنہ کا پہلو نکل سکتا ہے۔ ان کے نزدیک "وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ" کو بطور تنبیہ لایا گیا کہ اگر وہ عورتیں اس رعایت سے غلط فائدہ اُٹھائیں، تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی بھی چیز چھپی نہیں۔[9]

تقابلی جائزہ

اتفاقی نکات:

- دونوں تفاسیر میں بوڑھی عورتوں کو پردے کے حوالے سے رعایت مذکور ہے۔

- دونوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ افضل یہی ہے کہ احتیاط کی جائے۔
- دونوں نے " ثِيَابَهُنَّ" سے اوپر کی چادر مراد لی ہے۔

اختلافی نکات:

- تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کو استثناء قرار دیا گیا ہے جبکہ تفسیر تدبر قرآن کے مطابق یہ آیت توضیحی ہے۔
- تفسیر ابن کثیر نے احتیاط کرنے کو افضل جبکہ تفسیر تدبرِ قرآن نے افضل کہنے کے ساتھ فتنے سے بچنا قرار دیا ہے۔
- تفسیر ابن کثیر کے مطابق آیت کی آخری حصہ اللہ تعالیٰ کے حکمت و علم پر مبنی ہے۔ جبکہ تفسیر تدبرِ قرآن کے مطابق آخری حصہ بطورِ تنبیہ پیش کیا ہے۔

سورۃ النور، آیت نمبر: 61: معذور لوگوں کیلئے دوسروں کے گھروں سے کھانے پینے کی اجازت

گزشتہ آیات میں جہاں چند پابندیاں عائد کی گئی تھیں، اس کے تسلسل میں اب معذور لوگوں کے حوالے سے کچھ ہدایات دے کر ان کو دوسروں کے گھروں سے کھانے پینے کے اجازت اس آیت میں دی گئی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ"[10]

اندھے پر، لنگڑے پر، بیمار پر اور خود تم پر مطلقاً کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں سے کھالو یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کی گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیوں کے مالک تم ہو یا اپنے دوستوں کے گھروں سے کھالو، تم پر اس میں بھی کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ، پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے والوں کو سلام کر لیا کرو، دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ کی طرف سے نازل شدہ، یوں ہی اللہ تعالیٰ کھول کھول کر تم سے اپنے احکام بیان فرما رہا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔

مذکورہ آیت کی توضیح: تفسیر ابن کثیر کے تناظر میں

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کے حوالے سے بیان ہے کہ لوگ معذور لوگوں کے ساتھ کھانے پینے میں حرج سمجھتے تھے، ہو سکتا ہے کہ وہ معذور لوگ کم کھائیں اور تندرست لوگ زیادہ کھائیں یا ان کے ساتھ کراہت محسوس کرکے ان کے ساتھ نہیں کھاتے تھے تو اس آیت نے یہ واضح کر دیا کہ تم پر بھی کوئی حرج نہیں اور کراہت والی عادت کو جاہلانہ قرار دے کر اس کا خاتمہ کیا۔ بعض مرتبہ ایسا ہوتا کہ ان معذور لوگوں کو ان کے بھائی، بہن یا باپ ان کو رشتہ داروں کے گھر لے جاتے تو یہ لوگ ان کے گھر میں کھانے پینے میں شرم کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ یا یہ لوگ اپنے بھائی، بہن وغیرہ کے گھر جاتے اور ان کے سامنے کھانے پینے کے کوئی چیز رکھتے تو وہ اس کو نہ کھاتے، کیونکہ وہ سوچتے کہ مرد حضرات تو موجود نہیں ہے اسلئے یہ کھانا پینا جائز نہیں۔ اس کے بابت یہ

آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے گھروں میں کھانے پینے کے اجازت دی۔ اسی طرح ان کے نزدیک "جس کی چابیاں تمہارے پاس ہو" سے مراد غلام، داروغے یا خاص دوست ہیں۔ وہ دوست جو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے کھانے پینے پر ناراض نہیں ہوتے، ان کی غیر موجودگی میں بھی ان کے گھر سے کھانے کے اجازت ہے۔ اس تفسیر کے مطابق چونکہ اکیلے کھانے کی اجازت ہے لیکن مل کر کھانے کو بابرکت اور افضل قرار دیا ہے۔ پھر ایک اور تعلیم کی طرف اشارہ کرکے اس کے وضاحت میں لکھا ہے کہ گھر میں داخل ہونے کے بعد اللہ کا سکھائی ہوئی بابرکت دعا یعنی سلام کیا کرو۔[11]

مذکورہ آیت کی توضیح: تفسیر تدبرِ قرآن کے تناظر میں

تفسیر تدبرِ قرآن کے مطابق یہ آیت گزشتہ آیات کی توضیح و تشریح کیلئے لائی گئی ہے۔ اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ پردے کا مطلب یہ نہیں کہ مکمل طور پر معاشرے سے تعلق ختم ہو جائے، بلکہ اسلام معاشرتی آزادیوں کو محدود کرکے معاشرے میں رہنے کیلئے مزید آداب سکھاتا ہے۔ اس آیت سے لوگوں کے شبہات دور کرکے اور انہیں اپنے رشتہ داروں، دوستوں وغیرہ کے گھر جانے اور وہاں کھانے پینے کی بھی اجازت دی ہے۔ اس بات کی اجازت دے کر ایک بات کی یاد دہانی کی ہے کہ گھر میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تلقین کردہ مبارک دعا یعنی سلام کیا جائے۔ اسی طرح ان کے نزدیک "أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ" سے مراد یتیم کا ولی ہے۔ یہ ہدایات اپنے آپ پر گراں نہ سمجھو اسی میں تمہاری خوشحالی اور معاشرے کی فلاح و بہبود اور شیطان کی چالوں کو ناکام کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔[12]

تقابلی جائزہ

اتفاقی نکات:

- دونوں تفاسیر میں رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے جلنے اور کھانے پینے کے اجازت دی ہے۔
- دونوں نے سلام کو بابرکت دعا قرار دیا ہے۔

اختلافی نکات:

- تفسیر ابن کثیر کے مطابق یہ آیت گزشتہ احکام و ہدایات میں رعایت ہے جبکہ تفسیر تدبرِ قرآن کے مطابق یہ گزشتہ احکام و ہدایات کی وضاحت ہے۔
- تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کا مقصد لوگوں کی دشواریوں اور جاہلانہ عادات کا خاتمہ ہے جبکہ تفسیر تدبرِ قرآن کے مطابق آیت کا مقصد معاشرے کی فلاح و بہبود ہے۔

خلاصہ کلام

یہ تحقیقی مقالہ سورۃ النور کی آیات 58 تا 61 میں بیان کردہ معاشرتی آداب کا تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیرؒ اور تفسیر تدبرِ قرآن از مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی روشنی میں تقابلی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اس تحقیق میں قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیات 58 تا 61 میں بیان کردہ معاشرتی آداب کا گہرائی سے مطالعہ کرکے اُن آداب کو سامنے لایا گیا ہے۔ اس مطالعے سے یہ معلوم ہوا کہ دونوں تفاسیر میں وارد معاشرتی آداب سے متعلق احکام و اصول میں موافقت پائی گئی ہے، جبکہ مفسرین کے فکری رجحانات اور تعبیر و تشریح میں بعض نمایاں اختلافات بھی پائے گئے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ تفسیر ابن کثیر نے آیات کی تشریح کے ضمن میں متعدد احادیث و آثار کو پیش کیا ہے اور احادیث و آثار کی روشنی میں قرآنی احکام کی توضیح کی ہے، جبکہ تفسیر تدبرِ قرآن نے آیات

کی تشریح میں معاشرتی تربیت کا رنگ دے کر ان کے اصلاحی و تربیتی پہلو کو اُجاگر کیا ہے۔

نتائج بحث

مذکورہ بالا بحث سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

- سورۃ النور کی آیات 58 تا 61 میں اسلامی معاشرت سے متعلق متعدد اہم آداب اور اصول بیان کیے گئے ہیں، جن کا بنیادی مقصد معاشرے میں حیا، پاکیزگی، باہمی احترام اور نجی زندگی کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔
- دونوں تفاسیر، تفسیر ابن کثیر اور تفسیر تدبرِ قرآن، میں مذکورہ آیات کے معاشرتی احکام و آداب کے بنیادی مفاہیم میں نمایاں موافقت پائی گئی ہے۔
- تفسیر ابن کثیر نے آیات کی تشریح کے لیے متعدد احادیث نبویہ، آثار صحابہ اور اقوال سلف سے استدلال کیا ہے، جس سے اس کے ماثور تفسیری منہج کی نمایاں خصوصیت سامنے آئی ہے۔
- تفسیر تدبرِ قرآن نے مذکورہ آیات کی تشریح میں قرآن کے نظم، سیاق و سباق اور باہمی ربط کو پیش نظر رکھتے ہوئے معاشرتی اور تربیتی پہلوؤں کو خصوصی طور پر اجاگر کیا ہے۔
- دونوں مفسرین کے ہاں بنیادی معاشرتی احکام میں اتفاق کے باوجود ان کے فکری رجحانات، منہج تفسیر اور تعبیر و تشریح کے اسلوب میں بعض نمایاں امتیازات پائے گئے ہیں۔
- تفسیر ابن کثیر میں احادیث و آثار کے ذریعے قرآنی احکام کی توضیح اور تفصیل زیادہ نمایاں ہے، جبکہ تفسیر تدبرِ قرآن میں انہی احکام کو معاشرتی اصلاح اور انسانی تربیت کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔
- تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ سورۃ النور کی آیات 58 تا 61 میں بیان کردہ معاشرتی آداب محض رسمی احکام نہیں بلکہ فرد کی تربیت، خاندان کے استحکام اور ایک باحیا، مہذب اور متوازن معاشرے کے قیام کے بنیادی ذرائع ہیں۔
- دونوں تفاسیر کا تقابلی مطالعہ اس امر کو واضح کرتا ہے کہ مختلف تفسیری مناہج کے باوجود قرآن مجید کی معاشرتی ہدایات کا بنیادی مقصد انسانی معاشرے میں حیا، احترام خلوت، طلب اذن، حسن معاشرت اور باہمی احترام کو فروغ دینا ہے۔

تجاویز و سفارشات

- موجودہ دور میں اخلاقی بگاڑ اور معاشرتی بے راہ روی میں اضافہ ہو رہا ہے؛ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی اخلاقی تربیت اور کردار سازی پر خصوصی توجہ دیں۔ اس سلسلے میں سورۃ النور میں بیان کردہ معاشرتی آداب بچوں کی اخلاقی و معاشرتی تربیت کے لیے بنیادی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔
- تعلیمی اداروں میں پرائمری سطح سے ہائی اسکول کی سطح تک ہفتہ وار ایک کلاس اخلاقی و معاشرتی تربیت کے لیے مختص کی جانی چاہیے، جس میں قرآن مجید کی متعلقہ آیات، بالخصوص سورۃ النور کے معاشرتی آداب کو عمر اور فہم کے مطابق نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
- ذرائع ابلاغ، سوشل میڈیا، سیمینارز، کانفرنسز اور دیگر مؤثر ذرائع کے ذریعے سورۃ النور میں بیان کردہ معاشرتی آداب کو عام کیا جائے تاکہ معاشرے کے مختلف طبقات ان قرآنی تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں اور انہیں اپنی عملی زندگی میں اختیار کر سکیں۔

- مختلف علاقوں اور تعلیمی و سماجی اداروں میں ہفتہ وار یا ماہانہ بنیادوں پر ایسے تربیتی پروگرامز اور پلیٹ فارمز منعقد کیے جائیں جن میں بچوں کے ساتھ والدین کو بھی اسلامی معاشرتی آداب، بالخصوص حیا، طلب اذن، احترام خلوت اور حسن معاشرت کی عملی تربیت دی جائے۔
- تفاسیر کے تقابلی مطالعے کے ذریعے عصر حاضر کے اہم معاشرتی مسائل، مثلاً اخلاقی بگاڑ، بچوں کی تربیت میں کمزوری، معاشرتی بدامنی، بے حیائی اور فحاشی کے فروغ کے اسباب اور ان کے اسلامی حل پر مزید تحقیقی کام کیا جانا چاہیے۔
- مستقبل میں قرآن کریم کی دیگر سورتوں میں بیان کردہ احکام و مسائل کا بھی تقابلی اور تحقیقی مطالعہ کیا جا سکتا ہے، مثلاً سورۃ الحج میں حج و عمرہ کے احکام و مسائل، سورۃ الطلاق میں طلاق سے متعلق احکام و مسائل، سورۃ آل عمران میں میراث کے مسائل، اور سورۃ المائدہ میں قربانی کے احکام و مسائل کا مختلف تفاسیر کی روشنی میں تقابلی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔
- جامعات اور تحقیقی اداروں میں قرآن کریم کی معاشرتی تعلیمات کو عصر حاضر کے مسائل سے مربوط کر کے ایسے تحقیقی منصوبوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے جن کے نتائج علمی تحقیق کے ساتھ ساتھ معاشرتی اصلاح اور عملی تربیت میں بھی معاون ثابت ہوں۔

References

[1] Muftī, Khaliq Aḥmad, *Mu'āshratī Ādāb wa Akhlāq*, (Karachi: Maktabah al-Ishā'at, 1st ed., 2025), PP. 10–11.

[2] Thanawī, Ashraf 'Alī, *Ādāb al-Mu'āsharat*, (Karachi: Maktabah al-Bushrā, 2010), P. 3.

[3] Al-Qur'ān, 24:58–59.

[4] Ibn Kathīr, 'Imād al-Dīn Abū al-Fidā', *Tafsīr Ibn Kathīr*, (Lahore: Maktabah Qudūsiyyah, 2003), Vol. 3, PP. 636–638.

[5] Islāḥī, Amīn Aḥsan, *Tadabbur-i Qur'ān*, (Lahore: Fārān Foundation, 2009), Vol. 5, PP. 431–432.

[6] Al-Qur'ān, 24:60

[7] Ibid.

[8] Ibn Kathīr, *Tafsīr Ibn Kathīr*, Vol. 3, PP. 638–639.

[9] Islāḥī, *Tadabbur-i Qur'ān*, Vol. 5, P. 432.

[10] Al-Qur'ān, 24:61.

[11] Ibn Kathīr, *Tafsīr Ibn Kathīr*, Vol. 3, PP. 639–641.

[12] Islāḥī, *Tadabbur-i Qur'ān*, Vol. 5, PP. 433–434.